اسلامی نظریاتی کونسل کا وفد چند روز ترکی میں......کیا دیکھا کیا سنا

مرتب: مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری

برادر اسلامی ملک ترکی میں ۱۹۲۲ء میں سلطنت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد اسلامی اقدار کی بجائے سیکولر نظام رائج رہا، دینی علوم کے ادارے بند کر دیئے گئے، حجاب پر پابندی لگادی گئی اور یوں جغرافیائی اعتبار سے جزوی یورپ کو فکری اور عملی اعتبار سے مکمل یورپ بنا دیا گیا۔

الحمدللہ! گذشتہ دس سالوں سے اس ملک کی باگ ڈور اور قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے اپنے ملک کو نہ صرف معاشی اور انتظامی اعتبار سے قابل تقلید بنایا بلکہ اسلامی معاشرہ کے قیام اور اعلیٰ اخلاقی اسلامی اقدار اور قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بھی قابل قدر اقدامات کئے۔

یہی وہ پرکشش امور تھے جن کی بنیاد پر اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے فیصلہ کیا کہ کونسل کا ایک وفد ترکی کا دورہ کر کے ان خوش آئند اقدامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اور وہاں کی حکومتی اور علمی شخصیات سے بالمشافہ دین کے فروغ کے سلسلے میں معلومات حاصل کرے۔ چنانچہ درج ذیل آٹھ افراد پر مشتمل قافلہ تشکیل دیا گیا۔

مولانا محمد خان شیرانی (چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)، مولانا افتخار حسین نقوی نجفی، مولانا محمد حنیف جالندھری ڈاکٹر محمد ادریس سومرو، ڈاکٹر صبیحہ قادری اور راقم محمد صدیق ہزاروی (ممبران کونسل) محمد الیاس خان (سیکرٹری کونسل) اور نصیب شاہ (پی اے چیئرمین کونسل)

یہ قافلہ چیئرمین کونسل کی قیادت میں مورخہ ۲ اپریل ۲۰۱۲ء بروز سوموار صبح پونے آٹھ بجے کراچی سے استنبول کے لئے روانہ ہوا وہاں کے مقامی وقت کے مطابق ۱۲ بجے جہاز اتاترک ائیرپورٹ استنبول پر اترا جہاں پاکستانی سفارت خانہ کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے چائے وغیرہ سے تواضع کی اور ائیرپورٹ سے ہی تقریبا پونے دو بجے دن یہ قافلہ انقرہ کے لئے روانہ ہو گیا ہوائی جہاز کے ذریعے استنبول سے انقرہ کی مسافت ایک گھنٹہ پر محیط ہے۔

انقرہ ائیرپورٹ پر ترکی میں پاکستان کے سفیر جناب ہارون شوکت اور ان کے رفقاء نے وفد کا استقبال کیا ان کے علاوہ محکمہ مذہبی امور (محکمہ دیانت) کے نہایت ملنسار اور خوش اخلاق نوجوان علی شواش بھی موجود تھے جو انقرہ سے واپسی تک تمام پروگراموں میں پروٹوکول آفیسر کی حیثیت سے وفد کے ساتھ رہے انقرہ میں وفد کے قیام کے لئے میٹروپولیٹن ہوٹل میں اہتمام کیا گیا تھا چنانچہ اسنبوگا (Esenboga) ائیرپورٹ انقرہ سے وفد کو سیدھا ہوٹل لے جایا گیا جہاں کمروں کی الاٹمنٹ کی گئی اور نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی اور کچھ دیر آرام کے بعد شام ساڑھے سات بجے ترکی میں پاکستان کے سفیر جناب ہارون شوکت صاحب کے ہاں عشائیہ میں شرکت کی گئی جناب ہارون شوکت نہایت خوش اخلاق شخصیت کے مالک ہیں ان کے ہاں محمد سعد وڑائچ فرسٹ سیکرٹری اور عبد الاکبر پریس اتاشی بھی موجود تھے پرتکلف کھانے کے علاوہ سفیر صاحب سے ترکی کے حالات اور بین الاقوامی سیاسی صورت حال کے بارے میں نہایت معلومات افزا باتیں سننے کو ملیں اور اس نشست نے ذہنوں پر انمٹ نقوش چھوڑے۔

انقرہ میں وہاں کی مذہبی سرکاری شخصیات سے ملاقات کے لئے ۳ اور ۴ اپریل 2 دن رکھے گئے تھے مورخہ ۳ اپریل بروز منگل پہلی ملاقات وزارت دیانت (وزارت مذہبی امور) کے صدر ڈاکٹر گورمز سے ہوئی ڈاکٹر موصوف ایک علمی شخصیت کے مالک ہیں اور وہ حدیث کی شرح پر کام کر چکے ہیں۔ دوپہر کا کھانا ان کی طرف سے تھا کھانے سے پہلے وہاں کے محکمہ مذہبی امور سے متعلق اور اسلامی نظریاتی کونسل کے بارے میں ترجمان کے ذریعے ڈاکٹر صاحب اور چیئرمین کونسل کے درمیان تفصیلی گفتگو ہوئی۔

پھر وفد کے دیگر افراد نے مختلف امور سے متعلق سوالات کر کے آگاہی حاصل کی اور کھانے کی میز پر تمام ارکان نے عربی زبان میں اپنا تعارف کرایا۔

اس کے بعد مذہبی امور کی سپریم کونسل (تقریبا سولہ علماء پر مشتمل) کے ارکان سے ان کے دفتر میں تبادلہ خیال ہوا پھر امام حاطب ہائی سکول کا دورہ کیا گیا اور اس ادارہ کے تعلیمی سسٹم سے متعلق وفد کو بریفنگ دی گئی بعد ازاں آرگنائزیشن آف اسلامک کارپوریشن (O.I.C) کے سوشل ریسرچ ٹریننگ سنٹر برائے اسلامی ممالک کا دورہ کیا اور تبادلہ خیال ہوا۔

اس دن مورخہ ۳ اپریل کی آخری مصروفیت فاؤنڈیشن آف دیانت کے دفتر میں ذمہ داران سے ملاقات اور ان کی طرف سے عشائیہ تھا۔ یہ فاؤنڈیشن ویلفیئر کا بہت بڑا نیٹ ورک ہے اور قربانی اور دیگر ذرائع سے مختلف اسلامی ممالک میں غرباء اور ضرورتمند لوگوں کی بھرپور خدمت کر رہا ہے اور ان لوگوں کی دیانت کی وجہ سے ترکی کے لوگ ان پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں اور آنکھیں بند کر کے عطیات ان کے سپرد کرتے ہیں۔

۴ اپریل ۲۰۱۲ء بروز بدھ صبح ساڑھے دس بجے ہوٹل سے روانہ ہونا تھا تمام ارکان وفد وقت سے پہلے ہوٹل کی لابی میں جمع ہو گئے اور وقت پر گاڑیاں لینے کے لئے پہنچ گئیں محکمہ دیانت کی طرف سے علی شواش کے علاوہ ایک نوجوان محمد وسوس پولٹ ڈائریکٹر جنرل آف فارن افیئرز ڈیپارٹمنٹ آف مسلم کنٹریز اینڈ کمیونیکیشن بھی دونوں دن ہمارے ساتھ رہے یہ نوجوان اسلام آباد سے تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں اور ماشاءاللہ اچھی طرح اردو بول لیتے ہیں۔

سندھ سے ایک پاکستانی طالب علم سیف اللہ بھٹو بھی وفد کے ساتھ شامل رہے جو بعض اوقات ترجمانی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

آج تین مقامات پر جانا تھا سب سے پہلے مذہبی تعلیم کے ڈائرکٹوریٹ میں حاضری ہوئی جہاں ترکی میں مذہبی تعلیم سے متعلق وفد کو بریف کیا گیا۔

اس کے بعد ترکی پاکستان بین البرلیمان دوستی کے کوچیئرمین جناب برہان کیاترک سے پارلیمنٹ ہاؤس میں ملاقات کے لئے پہنچے ان کی طرف سے پرتکلف ظہرانہ دیا گیا کھانے کے دوران مختلف اسلامی ممالک کے درمیان تعلقات اور سیاسی حوالے سے تبادلہ خیال ہوا اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے اجلاس کو دیکھنے کے لئے وفد کے ممبران کو مہمانوں کی گیلری میں لے جایا گیا جہاں کچھ دیر کے لیے پارلیمنٹ کی کاروائی دیکھی گئی۔

کونسل کے وفد نے موصوف کو ترکی پارلیمنٹ کی طرف سے تعلیم کے متعلق قرارداد کی منظوری پر مبارکباد پیش کی۔

پارلیمنٹ سے رخصت ہونے کے بعد ایک پہاڑی پر حاجی بہرام علی رحمہ اللہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور مسجد میں نماز پڑھی۔ حاجی بہرام علی رحمہ اللہ تقریبا بارہ سو سال پہلے وسطی ایشیاء سے تبلیغ دین کے لئے اس علاقہ میں تشریف لائے اور لوگوں کی دینی اصلاح کا فریضہ انجام دیا دور دراز سے لوگ آپ کی مسجد کی

زیارت اور مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوتے ہیں پرانی مسجد کی دیواروں کو سہارا دے کر محفوظ رکھا گیا ہے اور نئی عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی سامنے دوسری پہاڑی پر ایک قدیم قلعہ ہے۔

بعد ازاں اسلامی نظریاتی کونسل کے وفد نے انقرہ یونیورسٹی میں الٰہیات فیکلٹی (کلیہ شریعہ) کا دورہ کیا اور اس شعبے کے نصاب اور دیگر امور سے متعلق معلومات حاصل کیں اور کونسل کا تعارف بھی کرایا ساڑھے چار بجے عظیم الشان مسجد کوک ٹاپ کی زیارت اور اس میں نماز عصر کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی گئی اور اس سے پہلے مفتی انقرہ کامل حقی ھز یر سے ابتدائی ملاقات کی جا چکی تھی مسجد بہت بڑی اور شاندار تعمیر کی حامل تھی نماز کے بعد ایک ہوٹل میں لے جایا گیا جہاں مفتی انقرہ کامل حقی کی طرف سے پر تکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس عشائیہ میں محکمہ دیانت کے پروٹوکول آفیسر کے علاوہ پاکستانی سفارت خانہ کے کچھ احباب بھی شریک تھے عشائیہ کے بعد رات آٹھ بجے ہوٹل واپسی ہوئی۔

مورخہ ۱۵اپریل بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے ہوٹل سے ائیر پورٹ کے لئے روانگی تھی انقرہ ائیر پورٹ سے پاکستانی سفیر ہارون شوکت اور دیگر افراد نے استنبول کے لیے روانہ کیا محکمہ دیانت کے دوستوں کی اخلاص ومحبت سے بھرپور رفاقت اور سفیر پاکستان اور ان کے عملہ کی اپنائیت بھری یادیں لے کر ہم استنبول کے لئے روانہ ہوگئے استنبول اتاترک ائیر پورٹ پر پاکستانی قونصلیٹ ڈاکٹر یوسف جنید اور ان کے رفقاء محمد زاہد اور محمد عامر (ان تینوں کا تعلق لاہور

سے ہے) نے استقبال کیا اور محکمہ دیانت کی جانب سے ڈیمار صبری (نائب مفتی) بھی موجود تھے جو پروٹوکول آفیسر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور پاکستان روانگی تک مسلسل ساتھ رہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اسلامی بہن منیٰ بھی ساتھ ساتھ رہیں کیونکہ وفد میں ایک خاتون ممبر محترمہ ڈاکٹر صبیحہ قادری صاحبہ بھی شامل تھیں۔ پروگرام کے مطابق استنبول کے مفتی ڈاکٹر راحمی یاران سے ملاقات کرنا تھی اور ان کے ہاں بھی ظہرانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

تاہم ایک ہوٹل میں لے جایا گیا جس کے باہر حلال فوڈ کا بورڈ آویزاں تھا کھانے کے بعد ہوٹل پہنچا دیا گیا کون راڈ (CONRAD) نامی ہوٹل استنبول کا نہایت اعلیٰ اور معروف ہوٹل ہے اور سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔

کمروں کی الاٹمنٹ اور نماز ظہر کے بعد ہاسکی اسلامک ایجوکیشن سنٹر کا دورہ تھا جو شہر کے مرکز سے کافی باہر ہے سکول میں چھٹی ہوگئی تھی ادارے کے سربراہ نور الدین مختار سے ملاقات اور تبادلہ خیال ہوا اور ادارے کے نظام تعلیم کے بارے میں معلومات حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی۔

اس اسلامک سنٹر سے روانگی کے بعد مرمرہ یونیورسٹی استنبول کی الٰہیات فیکلٹی (کلیہ شریعہ) کا دورہ کیا اور اس کلیہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوئیں۔

آج کا آخری پروگرام اسلامک ریسرچ سنٹر (ISAM) کا دورہ تھا ریسرچ سنٹر میں کثیر تعداد میں نوجوان طلباء وطالبات کو تحقیق میں منہمک دیکھ کر قلبی مسرت ہوئی۔ ڈاکٹر حسن الباخت نے اس ادارے (مرکز البحوث الاسلامیہ) سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کیں اور وفد کے تمام ارکان کو مصحف عثمانی کا ایک ایک نسخہ بطور تحفہ عنایت فرمایا۔

یاد رہے کہ انقرہ میں ڈاکٹر محمد گورمز کی طرف سے بھی قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ پیش کیا گیا تھا۔

اسلامک ریسرچ سنٹر کی طرف سے وفد کو عشائیہ بھی دیا گیا اور یوں ۱۵/اپریل کی تمام کاروائی مکمل ہوئی اور وفد کو ہوٹل پہنچا دیا گیا۔

۱۶/اپریل ۲۰۱۲ء جمعہ کا دن تھا اس دن کا آغاز اس لحاظ سے بہترین تھا کہ استنبول میں نقشبندی سلسلہ کے ایک بہت بڑے روحانی مرکز اور دینی تعلیمی ادارہ مدرسہ اسماعیل آفندی میں حاضری ہوئی۔ حضرت اسماعیل آفندی اس دور میں جب سرکاری طور پر شیخ الاسلام کا منصب تھا، سلطنت عثمانیہ کی طرف سے اس منصب پر فائز تھے۔

۱۹۳۲ء میں جب ترکی میں جدت پسندوں کا دور آیا تو جہاں اسلامی قانون اور شرعی عدالتوں کو ختم کیا گیا وہاں شیخ الاسلام کے منصب کو بھی موقوف کر دیا گیا۔

اس وقت وہاں نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے شیخ محمود آفندی مدظلہ ہیں جو صاحب فراش ہیں اور دور مضافات میں ہونے کی وجہ سے ان سے ملاقات کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

مرکز میں ان کے دو خلفاء حضرت حسن آفندی اور مصطفیٰ آفندی نہایت نورانی چہرے والے بزرگوں اور مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء سے ملاقات ہوئی۔

یہ ادارہ ۵۰۸ھ/۱۳۳۷ء میں قائم ہوا اس وقت اس ادارے میں سات صد طلباء زیر تعلیم ہیں اور ان کا نصاب چھ سال پر محیط ہے۔

چونکہ ان حضرات کی طرف سے ناشتہ کی دعوت تھی اور شیڈول کے مطابق دیگر پروگرام بھی تھے اس لئے صبح سات بجے ہوٹل سے روانگی ہوئی نقشبندی سلسلے کے ان بزرگوں اور ان کے طلباء و مریدین نے نہایت محبت و اخلاص سے استقبال کیا اور پرتکلف ناشتہ پیش کیا۔

علاوہ ازیں ہر ایک کو عباء اور دستار مبارک بھی پیش کی گئی دستار کی ٹوپی پر نعلین شریف کے نقش سے ان حضرات کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت جھلکتی ہے اور حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ کا یہ شعر دل و دماغ پر دستک دیتا ہے۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

حضرت امام ابو منصور ماتریدی سمرقندی رحمہ اللہ کی تفسیر تاویلات القرآن (۱۹ مجلدات) کا تحفہ بھی ان کی طرف سے عنایت کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آج جمعۃ المبارک کے پروگرام میں استنبول یونیورسٹی کے شعبہ الٰہیات (کلیہ شرعیہ) کا دورہ بھی شامل تھا لیکن اسے ملتوی کر دیا گیا جس کی دو وجہ تھیں ایک تو وقت کم تھا اور دوسری وجہ یہ کہ انقرہ یونیورسٹی اور مرمرہ یونیورسٹی میں اس شعبہ کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی تھیں چنانچہ یہ وقت مکتبہ سلیمانیہ کو دیکھنے اور مسجد سلیمانیہ کی زیارت کے لئے بچایا گیا۔

مکتبہ سلیمانیہ ان تمام مکاتب (کتب خانوں) کا مجموعہ ہے جو سیکولر نظام سے پہلے قائم تھے۔ جہاں مکتبہ سلیمانیہ قائم ہے یہ بلڈنگ ۴۶۰ سال پہلے بنائی گئی اور ۳۷۰ سال وہاں مدرسہ قائم رہا جب مدارس اور دینی نظام کو ختم کیا گیا تو یہ بلڈنگ لائبریری میں بدل دی گئی اور عثمانی سلطنت کے خاتمہ پر اندرونی سیاسی مسائل کی وجہ سے استنبول کے تمام کتب خانوں کو یہاں منتقل کر دیا گیا یہ لائبریری یقیناً پوری امت مسلمہ کا افتخار ہے۔

۶۰ ھ کی عربی اشعار پر مشتمل قدیم ترین کتاب یہاں موجود ہے ایک ہزار سال سے زائد عرصہ قبل کی کتب بھی موجود ہیں قرآن مجید اور طب سے متعلق قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔

مکتبہ عثمانیہ میں مخطوطات کی زیارت اور مکتبہ سے متعلق مکمل آ گاہی حاصل کرنے کے بعد وفد کے ارکان نے مسجد عثمانیہ کی زیارت کی ترکی بالخصوص استنبول میں مساجد نہایت وسیع اور خوبصورت ہیں اور ترکوں کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

نماز جمعہ کا وقت قریب ہو چکا تھا اس لئے مسجد عثمانیہ سے سیدھے مسجد سلطان احمد (جو قریب ہی تھی) اور جسے بلیو مسجد بھی کہتے ہیں پہنچے یہ مسجد ۱۶۱۶ء میں سلطان احمد نے تعمیر کرائی تھی۔ دفتر میں وضو کیا اور پھر سیکورٹی کے ساتھ وفد کے ارکان کو مسجد میں اذان کے لیے بنائے گئے چبوترے پر پہنچایا گیا۔ مسجد نمازیوں سے بھر چکی تھی عورتوں کے لیے الگ گیلری بنائی گئی ہے۔ چبوترے کی دائیں جانب ایک بڑے بورڈ پر ''یا حضرت بلال رضی اللہ عنہ'' لکھا ہوا ہے۔ اس وقت ایک عالم دین (واعظ) تقریر کر رہے تھے جبکہ خطبہ دوسرے خطیب صاحب نے پڑھا۔

نماز کے بعد وفد کو کھانے کے لئے ہوٹل میں لے جایا گیا جہاں ظہرانے کا اہتمام ایسوسی ایشن آف سلطان احمد مسجد کی طرف سے کیا گیا تھا شیڈول کے مطابق اب دروشفقا انٹرنیشنل امام حاطب ہائی سکول جانا تھا لیکن وقت کی تنگی کے باعث اسے چھوڑ دیا گیا اور اس کو چھوڑنے کی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ امام حاطب ہائی سکول کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی تھیں لہذا اس کی بجائے توپ کاپے سرائے جانے کو ترجیح دی گئی جو سلطنت عثمانیہ کے حکمرانوں کے محلات تھے اور آج کل وہاں تبرکات ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کچھ تبرکات مثلاً آپ ؐ کا جبہ مبارکہ وغیرہ صندوقوں میں بند ہیں۔ رمضان المبارک میں ان کی زیارت کروائی جاتی ہے اس کے علاوہ حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب تلوار، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک، خلفاء راشدین کی طرف منسوب چار تلواریں، حضرت خالد بن ولید، حضرت جعفر طیار، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوالحصین رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب تلواریں ہیں۔

ایک حصہ میں کعبہ شریف کا ایک ٹکڑا، قفل کعبہ کی چابیاں، میزاب رحمت کے دو ٹکڑے، حجر اسود کا فریم، حضرت یوسف علیہ السلام سے منسوب دستار مبارک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پیالہ مبارک اور اس کے علاوہ متعدد تبرکات کی زیارت کرائی گئی۔

یہاں سے فراغت کے بعد ایوب سلطان مسجد اور میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کی زیارت کا پروگرام تھا اور مفتی ڈاکٹر ایان سے ملاقات تھی مفتی صاحب سے ملاقات اور تبادلہ خیال ہوا پھر ان کی معیت میں جامع مسجد ابوایوب میں حاضر ہو کر نماز عصر ادا کی یہ مسجد سلطان محمد فاتح نے تعمیر کرائی تھی بعد ازاں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر حاضری اور فاتحہ خوانی سے قلب و نظر کو سکون کی دولت سے مالا مال کیا گیا۔ چونکہ آج کل وہاں تعمیری کام ہو رہا ہے اس لئے مزار پرانوار کے قریب حاضری کا موقع نہ مل سکا باہر جالیوں سے قبر انور کی زیارت کی گئی۔

جب استنبول (قسطنطنیہ) پر پہلی مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کے دور میں لشکر کشی ہوئی تو کئی صحابہ کرام اس لشکر میں تشریف لائے جن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے اور قلعہ کے محاصرہ کے دوران آپ علیل ہو گئے اور یوں شہادت کا مقام پایا۔

قبر انور پر حاضری کے بعد لاٹی ہل (LOTI HILL) پر حضرت مفتی ایان کی طرف سے عشائیے کا اہتمام تھا جس کے بعد وفد کو ہوٹل (رہائش گاہ) پہنچا دیا گیا۔

۱۷ اپریل ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ۔ آج کا پہلا پروگرام اسلام ہسٹری، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میوزیم کا دورہ تھا جہاں مسلمانوں کے سائنسی آلات کو نقشوں پر اور ان کے مطابق مصنوعی آلات کے ذریعے دکھایا گیا اور مسلمانوں کے درخشاں ماضی کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ بعد ازاں جامع مسجد فاتح کے مفتی صاحب

سے ملاقات اوران کی طرف سے ظہرانے کا اہتمام تھا۔ باہمی تبادلہ خیال کے بعد جامع مسجد فاتح میں نماز ظہرادا کی یہ مسجد قسطنطنیہ کے فاتح سلطان محمد فاتح کی نسبت سے مسجد فاتح کہلاتی ہے اور بعدازاں سلطان محمد کے مزار پر فاتحہ خوانی کی گئی اور ایک جنازہ میں شرکت کی۔ جامع مسجد فاتح کے مفتی ہمارے ساتھ رہے اس کے بعد ایک ہوٹل پر لنچ کیا اور وہاں سے ''استنبول1453 پنورامک'' میوزیم گئے جہاں عثمانی سلاطین کے تاریخی کارناموں کی تصویری نمائش کے ساتھ ایک خاص انداز میں فتح کا منظر دکھایا جاتا ہے جس میں مصنوعی آسمان اورافواج کا مقابلہ اورتوپوں کی آوازیں یوں سنائی دیتی ہیں کہ یہ کوئی مصنوعی چیز نہیں بلکہ ایک حقیقت ہمارے سامنے ہے۔

اس کے بعد اگرچہ مفتی آف Eytinburnu کی طرف سے عشائیے کی دعوت تھی لیکن ان سے معذرت کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کیا گیا اور واپس ہوٹل پہنچ کر کچھ آرام کیا اور پھر رات کا کھانا ہوٹل میں کھایا جس کے بعد چند پاکستانی نوجوانوں کے ساتھ ایک علمی نشست رہی جن کو ڈاکٹر ندیم صاحب ساتھ لائے تھے ڈاکٹر صاحب کا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور ایک عرصہ سے ترکی میں مقیم ہیں

۱۸/اپریل۲۰۱۲ء بروز اتوار۔ آج فراغت کا دن تھا ملاقاتوں اور دوروں کے پروگرام اختتام پذیر ہوچکے تھے اس لئے آج کے دن وفد کے ارکان کو چھوٹے جہاز پر تقریباً تین گھنٹے سمندر کی سیر کرائی گئی پروٹوکول آفیسر ڈیمار صبری اور پاکستانی قونصل خانہ کے جناب محمد زاہد ہمارے ساتھ تھے دوپہر کا کھانا جہاز میں ہی پیش کیا گیا تقریباً تین بجے واپس ہوٹل میں آئے اور نماز ظہر ادا کر کے سامان کی پیکنگ کی گئی اور پانچ بجے ائیر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے رات دس بجے فلائٹ کا ٹائم تھا رن وے پر کچھ وقت انتظار رہا اور دس بجے (پاکستانی وقت بارہ بجے رات) اسلام آباد اور کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور جناب صبری اور محمد عامر صاحب نے بڑے تپاک سے رخصت کیا۔

معلومات:

امام حاطب ہائی سکول ایک نیٹ ورک ہے اور اس نام سے چند سکول قائم ہیں۔ کسی زمانے میں یہ دینی تعلیمی ادارہ تھا پھر بعد میں اسے بند کر دیا گیا اب یہاں دینی و دنیوی دونوں قسم کے علوم کی مخلوط تعلیم ہے اور یہاں کے طلباء وطالبات یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں تو علمی میدان میں دوسرے اداروں سے آنے والے طلباء سے سبقت لے جاتے ہیں۔

الٰہیات فیکلٹی (کلیہ شرعیہ) یونیورسٹیوں کا وہ شعبہ ہے جہاں فقہ اسلامی کا تخصص ہوتا ہے اور شرعی علوم کے ساتھ ساتھ طلباء کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے قصائد بھی سکھائے جاتے ہیں اسے وہ لوگ موسیقی کا نام دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں اصول حدیث، فلسفہ، تصوف وغیرہ تمام علوم دینیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ترکی میں مفتیان کرام کا ایک منظّم سرکاری سلسلہ ہے یونیورسٹی کے کلیہ شرعیہ سے فراغت کے بعد جو طلباء امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں ان کو تین سال کے لئے واعظ کے منصب پر رکھا جاتا ہے اس کے بعد امتحان ہوتا ہے اس امتحان میں کامیابی پانے والے تحصیل مفتی کے منصب پر فائز ہوتے ہیں۔

ترکی میں نجی مدارس بہت کم ہیں عام طور پر مدارس سرکاری سرپرستی میں چلتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں حفظ قرآن کے مدارس ہیں اور سالانہ چھٹیوں میں قرآن کورسز کا اہتمام سرکاری طور پر کرایا جاتا ہے۔

وہاں کے علماء اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو جدید علوم بھی حاصل کرنا ہوں گے تب ہی کامیابی ممکن ہے علاوہ ازیں وہاں علماء خطابات میں آزاد ہیں۔ البتہ سرکاری نگرانی رہتی ہے۔

اس سے پہلے ترکی میں حجاب پر پابندی تھی اب یہ پابندی ختم ہوچکی ہے۔

دیگر اسلامی ممالک کی طرح ترکی میں بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات نہایت عقیدت واحترام سے منائی جاتی ہیں بلکہ ربیع الاول کے ساتھ ساتھ اپریل میں سرکاری طور پر ہفتہ میلاد منایا جاتا ہے۔ انقرہ کے مفتی صاحب نے بتایا کہ اس سال بیس ہزار افراد پر مشتمل تقریب میلاد ہوگی جس میں ۳۵ ممالک سے آئے ہوئے طلباء بھی شرکت کریں گے اور سب مل کر میلاد شریف کا ترانہ پڑھیں گے۔

ترکی کے لوگ مزارات پر حاضری دیتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں نماز جنازہ کے بعد دعا مانگتے ہیں ہم نے مسجد فاتح کے باہر ایک جنازہ میں شرکت کی تو جنازہ کے بعد امام صاحب نے الفاتحہ کہہ کر فاتحہ خوانی کروائی۔

علاوہ ازیں ترکی کے مسلمان فقہی اعتبار سے حنفی یا شافعی ہیں اور اہل تشیع کی تعداد قلیل ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے سیکرٹری محمد الیاس خان اور مولانا نصیب شاہ نے جناب چیئرمین کی قیادت میں نہایت عمدہ سلیقہ اور محبت واخلاص سے تمام انتظامی امور انجام دیئے اور وفد کے ارکان کی راہنمائی کرتے رہے اس پر یہ حضرات لائق تحسین اور شکریہ کے مستحق ہیں۔